www.KitaboSunnat.com

دارُالافتاء

شیخ الحدیث حافظ ثناءُاللہ مدنی
جامعہ لاہور الاسلامیہ (رحمانیہ)

- سورۂ فاتحہ اور نماز کے مسائل
- گھوڑا حلال ہے؟...... اولاد کی باپ کے علاوہ کی طرف نسبت؟
- عورتوں کا بال کٹوانا؟...... خواتین کے مسائل
- قریب تر کی موجودگی میں دور کے رشتہ دار کی وراثت

سوال: تکبیر تحریمہ کے بعد نبی ﷺ سے کئی دعائیں ثابت ہیں۔ کیا بیک وقت دو یا تین دعائیں پڑھی جاسکتی ہیں یا صرف ایک وقت میں ایک دعا پڑھنی چاہئے؟

جواب: افتتاحِ صلوٰۃ میں صرف کسی ایک دعا کو اختیار کیا جائے، متعدد اَدعیہ کو جمع کرنا ثابت نہیں

سوال: بیت اللہ، مسجدِ نبویؐ اور مسجدِ اقصیٰ میں نماز پڑھنے کا ثواب ایک لاکھ اور پچاس پچاس ہزار بالترتیب بیان کیا جاتا ہے کیا یہی صحیح ہے یا کم و بیش بھی ثابت ہے؟

جواب: یہ حدیث ضعیف ہے۔ اس کی سند میں راوی رُزیق ابو عبداللہ الہانی مختلف فیہ ہے۔ علاوہ ازیں اس سے بیان کرنے والا ابوالخطاء دمشقی مجہول ہے۔ امام ذہبیؒ میزان میں فرماتے ہیں "إنه حديث منكر جدا" بحوالہ مشکوٰۃ حاشیہ البانی (۱/۲۳۴) و مرعاۃ المفاتیح (۱/۴۹۵)

سوال: حدیث لا صلوٰة لمن لا وضوء له کس کتاب میں ہے، اس کا مکمل متن اور اس کی فنی حیثیت کیا ہے؟

جواب: سنن ابوداود، كتاب الطهارة، باب فى التسمية على الوضوء اور سنن ابن ماجہ یہ حدیث شواہد کی بنا حسن ہے۔ ملاحظہ ہو کتاب التسمية ص ۱۸

سوال: امام منتخب کرنے کے لئے حدیث میں چار صفات بیان ہوئی ہیں۔ مولانا صادق سیالکوٹیؒ نے سبیل الرسول میں صحیح مسلم کا حوالہ دیا ہے لیکن مجھے وہ حدیث وہاں نہیں ملی۔

امام بخاریؒ نے بخاری شریف میں ایک باب اس طرح قائم کیا ہے: باب أهل العلم والفضل أحق بالامامة" اور اس باب کے تحت حدیث نمبر ۶۴۲ میں ابو بکر صدیقؓ کی امامت کا واقعہ بیان فرمایا ہے حالانکہ قراءت کے لحاظ سے حضرت اُبی بن کعبؓ سب سے زیادہ قاری تھے ان دونوں احادیث میں مطابقت کس طرح دی جائے گی۔

جواب: مطلوبہ حدیث صحیح مسلم میں "باب من أحق بالإمامة" کے تحت موجود ہے (ج ۱/

www.KitaboSunnat.com

ص ۴۶۵ طبع دار عالم الکتاب)۔ قصہ ابی بکر ایک مخصوص واقعہ ہے بخلاف ابو مسعود کی حدیث کے، اس میں ایک قاعدہ کلیہ بیان ہوا ہے جو عموم کا فائدہ دیتا ہے ۔ أقرأ (زیادہ خوبصورت تلاوت کرنے والے) پر علم والے کو مقدم کرنے کا استدلال درست نہیں ۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو مِرعاۃ المفاتیح کتاب الصلوٰۃ، باب الامامہ، الفصل الاوّل: ج ۴، ص ۴۵، طبع سرگودھا۔

سوال: حدیث مُسیئ الصلوٰۃ علماء میں معروف ہے جس میں ہے کہ ایک شخص نے آپ ﷺ کے سامنے نماز پڑھی پھر آکر سلام کیا۔ آپ ﷺ نے جواب دیا: نماز پڑھو، تم نے نماز نہیں پڑھی۔ تین یا چار مرتبہ نماز پڑھنے کے بعد اس نے سوال کیا کہ مجھے نماز سکھائیں۔ آپؐ نے نماز سکھاتے ہوئے فرمایا پھر پڑھو "ما تیسّر من القرآن"...... بعض لوگ اس کے بجائے "فَاقْرَءُ وْا اُمَّ الْقُرْآنِ" کے الفاظ بتاتے ہیں۔ براہِ مہربانی ان الفاظ کی فنی حیثیت ذکر کریں اور اس حدیث کا مکمل متن مع حوالہ تحریر فرمائیں؟

جواب: سنن ابوداود میں رفاعہ کی حدیث میں ہے "ثُمّ اقرأ بأمّ القرآن وبما شاء الله أن تقرأ" اسی طرح مسند احمد اور صحیح ابن حبان میں ہے: "إقرأ بأمّ القرآن ثم اقرأ بما شئت" (بحوالہ مرعاۃ المفاتیح ۱/ ۵۲۳) اور علامہ البانیؒ فرماتے ہیں: جزء القرآۃ میں امام بخاری میں سند صحیح کے ساتھ وارد ہے کہ آپ نے صاحبِ مُسیئ الصلوٰۃ کو حکم دیا تھا کہ نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھے (صفة الصلاة: ص ۶۹)۔ یہ حدیث سنن ابوداود میں مکمل تفصیل سے ہے: قال إذا قُمتَ فتَوَجَّهتَ إلى القبلةِ فكبِّرْ ثمّ اقْرَأ بِأُمّ القرآن (کتاب الصلاة: باب من لايقيم صلبه في الركوع)

سوال: اَحناف سورۂ اعراف کی آیت ﴿وَاِذَا قُرِءَ الْقُرْآنُ﴾ سے فاتحہ خلف الامام نہ پڑھنے کی دلیل لیتے تھے، اسی طرح سورۃ الاحقاف کی آیت ﴿وَاِذْ صَرَفْنَا اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْآنَ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْا اَنْصِتُوْا﴾ اور سورۃ القیامہ کی آیت ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ﴾ سے بھی کچھ حنفی مولوی یہی دلیل لینے لگے ہیں۔ کیا نبی کریم ﷺ، صحابہؓ، تابعینؒ یا کسی مفسر نے ان آیات کی اس طرح تفسیر کی ہے؟

جواب: مذکورہ بالا آیاتِ قرآنی کا تعلق سورۂ فاتحہ کے علاوہ سے ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ کی ذاتِ گرامی قرآن کی مُبیّن (وضاحت کرنے والی) ہے۔ صحیح احادیث میں آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ "سورۃ فاتحہ کے بغیر کوئی نماز نہیں" اور قرآن میں ہے ﴿مَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ "تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ بہترین نمونہ ہیں" کا تقاضا بھی یہی ہے کہ آپ ﷺ کے فرمان کے سامنے سر جھکا دیا جائے اور اپنی عقل و فکر کو نبوت کی روشنی کے تابع کر دیا جائے، سلامتی اسی میں ہے۔ تفسیر بالرائے کے بارے میں عذاب کی سخت تہدید اور وعید وارد ہے۔

سوال: سنن نسائی کی کتاب الافتتاح کے باب النهي عن مبادرة الامام بالانصراف من الصلوٰة میں اس حدیث کا مفہوم کیا ہے کہ جب امام سلام کے بعد فارغ ہو کر مقتدیوں کی طرف

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منہ کر کے بیٹھ جائے، کیا اس کے بعد مقتدیوں کو پھرنا چاہئے؟

جواب: اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ امام کے مکمل سلام پھیرنے سے قبل مقتدی کو نماز سے فراغت حاصل نہیں کرنی چاہئے بلکہ اس کی پیروی میں ہی نماز سے فارغ ہونا ضروری ہے، امام سے سبقت کرنا منع ہے۔ یہاں انصراف کا تعلق نماز سے بعد والی حالت کے ساتھ نہیں بلکہ سلام پھیرنے کی حالت مقصود ہے۔ اس کی بنیاد یہ ہے کہ نفس حدیث میں رکوع، سجود اور قیام کے ساتھ ہی انصراف کا ذکر ہے۔ مسئلہ چونکہ آپ نے مقتدیوں کی طرف متوجہ ہو کر بتایا تو بظاہر یہ شبہ پڑھتا ہے کہ شاید مقتدیوں کو امام کی بالا کیفیت میں اٹھ کر جانا چاہئے لیکن مراد یہ نہیں کیونکہ سلام پھیرنے کے بعد مقتدی اقتدا سے مکمل طور پر آزاد ہو جاتا ہے۔ اقتداء کا ادنیٰ شبہ بھی باقی نہیں رہتا کہ مقتدی کو نماز سے فراغت کے بعد امام کے ان کی طرف منہ پھیرنے تک بیٹھنے کا پابند بنایا جاسکے۔ احتمال ہے کہ یہ بیٹھنا اس لئے ہو تا کہ عورتیں واپس چلی جائیں۔

سوال: فرض نماز کی آخری رکعتوں میں عموماً صرف سورۂ فاتحہ ہی پڑھی جاتی ہے۔ کیا ان رکعتوں میں فاتحہ کے علاوہ کوئی سورت بھی ملائی جاسکتی ہے یا نہیں؟

ج: فرضوں کی آخری رکعتوں میں فاتحہ کے ساتھ سورت ملانے کا جواز ہے۔ صحیح مسلم وغیرہ میں حضرت ابوسعید خدری کی روایت اس امر کی واضح دلیل ہے۔ ملاحظہ ہو مشکوٰۃ مع مرعاۃ المفاتیح (۱/ ۶۰۲) ...... حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

> عن أبي سعيد الخدري أن النبيّ ﷺ كان يقرأ في صلاة الظهر في الركعتين الأوليين في كل ركعة قدر ثلاثين آية وفي الأخريين قدر خمس عشر آية ......
>
> "نبی کریم ﷺ ظہر کی نماز میں پہلی دو رکعتوں میں ہر رکعت میں ۳۰ آیات کے بقدر پڑھا کرتے جبکہ آخری دو رکعتوں میں ۱۵ آیات کے بقدر......" صحیح مسلم: باب القراء ة في الظهر

سوال: داڑھی رنگنے یا نہ رنگنے کے بارے میں کیا حکم ہے۔ عموماً بتایا جاتا ہے کہ مجاہدین کو داڑھی رنگنا چاہئے بلکہ وہ تو کالا خضاب بھی لگا سکتے ہیں، دوسروں کے لئے جائز نہیں۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے خالفوا اليهود والنصارىٰ میں جہاں داڑھی بڑھانے اور مونچھیں کٹانے کا حکم ہے وہاں داڑھی رنگنے کا حکم بھی شامل ہے کیونکہ یہودی داڑھیاں بڑھاتے تھے لیکن رنگتے نہ تھے۔ ان کی مخالفت تب ہوتی ہے کہ داڑھی رنگی جائے۔ آپ ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کے والد محترم کے متعلق فرمایا تھا کہ ان کی داڑھی کا رنگ تبدیل کر دو جس سے عموماً یہی مراد لی جاتی ہے کہ ان کی داڑھی کو رنگ دو لیکن ایک مولوی صاحب فرما رہے تھے کہ وہ بہت بوڑھے ہو چکے تھے آپ کی مراد یہ تھی کہ ان کی داڑھی مت رنگو...... یہ بھی دلیل دی جاتی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ سفید داڑھی والے سے شرماتا ہے لہٰذا داڑھی رنگنی نہیں چاہئے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ